

کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ

مصنف کا تعارف:

ڈپٹی نذیر احمد (۱۸۳۶ء-۱۹۱۲ء)

مولوی نذیر احمد جن کو ادبی دنیا میں ڈپٹی نذیر احمد کہا جاتا ہے، ضلع بجنور (یوپی، انڈیا) کے ایک چھوٹے سے گاؤں ”ریڑ“ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گھر ہی میں اپنے والد سے، جو گاؤں میں بچوں کو پڑھایا کرتے تھے، حاصل کی اور پھر دہلی جا کر دہلی کالج میں داخلہ لے لیا اور اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

ڈپٹی نذیر احمد بچپن ہی سے دہلی کلکٹر بننے کا، جو اُس زمانے میں بہت ترقی یافتہ عہدہ خیال کیا جاتا تھا، خواب دیکھتے تھے، جو ایک روز پورا بھی ہو گیا۔ انھوں نے اس مقام و مرتبہ کو پانے کے لیے سخت محنت کی اور زمانے کے بڑے نشیب و فراز دیکھے۔ انھوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو بھی بہت قریب سے دیکھا کیوں کہ اُن دنوں آپ دہلی میں مقیم تھے۔ آپ ہر سید احمد خاں کے افکار سے بہت متاثر تھے اس لیے ۱۸۵۷ء کے بعد مسلمان اشراف کی تعلیمی حالت کو سنبھالنے کے لیے لکھنے لکھانے کا کام کیا اور اپنی کوششوں میں کسی حد تک کامیاب رہے۔

ڈپٹی نذیر احمد ناول پڑھنے کے لیے حدائقِ سخن نمبر ۱۸ کے سامنے اردو میں ناول کا کوئی نمونہ موجود نہ تھا، البتہ انھوں نے اپنے طور پر کوشش کی اور اردو ناول نگاری کے میدان میں پہلا قدم رکھا۔ وہ چوں کہ ایک معلمِ تعلیم، نریک اور زبان و بیان پر قدرت رکھنے والے زبردست آدمی تھے اس لیے انھوں نے انہی خوبیوں کی بدولت اردو ناول نگاری کی داغ بیل ڈالی۔ انھوں نے متعدد اصلاحی ناول لکھے جن میں ”مراۃ العروس“، ”بنات النعش“، ”توبۃ النصوح“، ”فسانہ جتنا“، ”ابن الوقت“، ”رویائے صادقہ“ اور ”ایامی“ شامل ہیں جو تمام اصلاحی ناول ہیں۔ جن کے کرداروں کے ذریعے خاص طور پر اچھائی یا برائی کا فرق اور مسلمان اشراف گھرانوں کی عورتوں کی گھریلو زندگی کی عکس بندی اور اُن کی اصلاح کی کوشش کی گئی ہے۔

شامل کتاب اقتباس ”کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ“ اُن کے ناول ”توبۃ النصوح“ سے مستعار ہے۔ ناول کے اس حصے میں خاندان کے سربراہ نصوح کے بڑے بیٹے کلیم کا ذکر ہے جو اپنے وقت کا معروف شاعر ہے مگر اپنے حال میں مست رہتا تھا اور تمسخر کے انداز کے میں اس کے دوست: مرزا ظاہر دار بیگ کا بیان ہے جس کا ظاہر اُس کے باطن سے قطعی مختلف تھا۔

مرکزی خیال

”توبۃ النصوح“ ڈپٹی نذیر احمد کا ایک معاشرتی ناول ہے۔ اس ناول سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک باپ کی ناراضگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مترادف ہے۔ بچوں کو اپنے والدین کا مطیع و فرمان بردار ہونا چاہیے۔ اگر وہ نافرمانی کریں گے تو اذیت و رسوائی کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ کلیم شاعری کے میدان میں بلند مقام رکھتا ہے لیکن معمولی سی بات پر باپ سے ناراض ہو کر گھر سے نکل جاتا ہے اور اس کا قریبی دوست مرزا ظاہر دار بیگ بھی اس کی کوئی مدد نہیں کرتا اور وہ رسوا ہو کر گھر کو لوٹتا ہے۔

خلاصہ

کلیم نصوح کا بڑا بیٹا ہے جس میں بہت سی برائیاں موجود ہیں۔ کلیم دہلی کے ایک نامور رئیس کا بیٹا ہے۔ گھر کے لاڈ پیار اور ندری صحبت نے اس میں بہت سی بُرائیاں پیدا کر دیں۔ اسے شعر و شاعری اور کھیل تماشوں کا شوق ہے۔ کام کاج کی ذمہ داریوں سے وہ جی چراتا ہے۔ اس کے باپ کی دولت

کی وجہ سے خود غرض لوگ اس کے دوست بن گئے۔ نصوح کی شدید خواہش تھی کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت بہترین دینی احکام کے مطابق کرے لیکن کلیم اپنے بڑے طور طریقوں کو چھوڑنے پر ہرگز تیار نہیں ہوتا۔ کئی مرتبہ باپ نے بڑے بیٹے کو سمجھانے کی کوشش کی مگر بے سود۔ ایک دن باپ نے کلیم کو اپنے پاس نصیحت کے لیے بلایا تو اس نے نافرمانی کی تب ماں نے زیادہ اصرار کیا تو وہ سب سے آنکھ بچا کر بناتائے گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ گھر سے وہ سیدھا اپنے ایک دوست مرزا ظاہر دار بیگ کے گھر ہولیا۔ یوں تو مرزا ظاہر دار بیگ غریب آدمی تھا مگر اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتا تھا۔ ہر وقت رئیس زادوں کی طرح بناٹھنار ہوتا تھا۔ کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ گھر سے دوست تھے۔ اس نے اپنے گھر سے دوست کلیم کو بتا رکھا تھا کہ وہ بے حد امیر ہے اور اس کے بہت سارے دیوان خانے، سرائیں، پائیں باغ، کڑے، حمام اور محل سرائیں۔ کلیم اسی خیال کو ذہن میں لیے جمعدار صاحب کی محل سرائیں پہنچا۔ لونڈی نے بتایا کہ مرزا تو پچھواڑے میں ایلوں کی ٹال کے برابر ایک کچے مکان میں رہتا ہے۔ لہذا اسے یوں معلوم پڑتا ہے کہ وہ کوئی رئیس زادہ نہیں بلکہ ایک کنگال شخص ہے۔ مرزا تنگ دھڑنگ گھر سے باہر آیا اور کلیم کو دیکھ کر شرمندہ ہو گیا۔ کلیم نے بتایا کہ وہ وہیں اس کے پاس رات کو ٹھہرے گا۔ مرزا اس کو ایک پرانی چھوٹی سی مسجد میں ٹھہرانے لے گیا۔ مسجد وحشت ناک، ہزار ہا چنگاڑیں اور فرش پر پڑی بیٹھیں جیسے کھرنجے کے فرش کا سماں پیش کر رہی ہوں۔ کلیم حیرت زدہ رہ گیا کہ مرزا کی عمارت کہاں گئی۔ مرزا نے آنے کی بابت پوچھا تو کلیم نے باپ کی طلب، بھائی کی التجا، ماں کا اسرار اور اپنے انکار کا ماجرا سنایا۔ کلیم نے پوچھا کہ تمھاری الامارت اور جاہ وحشت کا قصہ کیا ہوا؟ مرزا نے بتایا کہ جمعدار مرحوم نے مجھے اپنا جانشین مقرر کیا مگر لوگوں نے اس میں رخنہ ڈالا۔ اب آپ آرام فرمائیے میں گھر سے پھوٹا ہوا لانا ہوں۔ کلیم نے کہا پہلے ایک چراغ تو بجھوادیں کہ تاریکی ہے۔ مرزا نے کہا اس کی کیا ضرورت ہے؟ ابھی چاند نکلنے والا ہے روشنی ہو جائے گی۔ کلیم چوں کہ گھر سے بھوکا ہی چل پڑا تھا اور منتظر تھا کہ مرزا کھانے کا ضرور پوچھے گا لیکن مرزا نے مطلق پرواہ نہ کی۔ آخر اس نے خود ہی ڈھیٹ بن کر کھانے کا تقاضا کیا۔ مرزا نے کہا کہ اب تو سب دکانیں بند ہو گئیں اور گھر میں آنا کچھ نہیں۔ چلو میں چھدا می بھڑ بھونجے سے گرم گرم خستہ چنے بھنوا لانا ہوں۔ دھیلے کے چنے لا کر مرزا چنوں کی خوب تعریفیں کرنے لگا دیکھو کیسی سوندھی خوش بو آ رہی ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسے خوش قطع اور سڈول چنے کیا تم نے پہلے بھی کبھی دیکھے تھے۔ کلیم چوں کہ بھوکا تھا اس لیے اسے چنے مزیدار معلوم ہوئے۔ مرزا نے گھر جا کر ایک میلی سی دری اور گندا نکیہ بھیج دیا۔ کلیم کو یہ رات عبرت محسوس ہوئی کہ عشرت و خلوت سے اٹھ کر ایک مسجد میں آ پڑا۔ اگلی صبح دن چڑھے جاگا تو دیکھتا ہے کہ مسجد کے فرش پر پڑا ہے اور کوئی عیار اس کی ٹوپی، جوتی، رومال، چھڑی، تکیہ، دری سب لے کر چھپت ہوا۔ مسجد ویران تھی اور پانی تک نہ تھا۔ کلیم صبر سے بیٹھا مرزا کا انتظار کرتا رہا مگر اس کو نہ آتا تھا نہ آیا۔ دوپہر کو کوئی لڑکا کھیلتا ہوا آ نکلا کلیم نے پکارا تو خوف زدہ ہو کر بھاگ نکلا۔

ناچار کلیم نے وہ دن فاقے سے گزارا۔ رات ہوئی تو سیدھا مرزا کے مکان پر گیا پتہ چلا کہ وہ تو سویرے ہی قطب صاحب چلا گیا ہے۔ کلیم نے سوچا کہ منہ ہاتھ دھوئے کو پانی مانگ لوں اور مرزا کی پرانی جوتی اور ٹوپی مانگ لوں تو کہا کہ مرزا ظاہر دار بیگ میرا دوست ہے اس کی وجہ سے میں نے رات مسجد میں کالی۔ گھر سے آؤ آؤ آئی مرزا اب دوست بھاگوا! اس سے تکیہ اور دری تو لے لو کہیں چلا نہ جائے۔ یہ سن کر کلیم تیزی سے بھاگا تو زبردست نے فوراً پیچھا کرتے ہوئے گلی کی ٹکڑ پر ”چور چور“ کہہ کر پکڑ لیا اور کوٹوالی لے گیا۔

کلیم نے اپنا حسب نسب بتایا تو کوٹوال نے کہا کہ کلیم تو نصوح کا بڑا بیٹا ہے اور اس کی شاعری کی دھوم ہے اور تم تو ننگے سر اور ننگے پاؤں ہو۔ کلیم نے کہا کہ میں ہی وہ بد نصیب ہوں کل شب مسجد و مرزا کی شان میں جو کہا سنا دیا۔ کلام سن کر کوٹوال نے اتنی رعایت دی کہ دو سپاہی کلیم کے ہمراہ بھیجے کہ نصوح اگر اس کو اپنا بیٹا بتائیں تو چھوڑ دینا ورنہ واپس حوالات میں رکھنا۔

سپاہی نے جب نصوح کے پاس جا کر کلیم کے متعلق پوچھا تو اس نے آنکھیں نیچی کر کے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ڈوبتے دم تک بیٹا ہی کہا تھا تو اس کے فرزند ہونے سے کیسے انکار کر سکتا ہوں۔

مشکل الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
رئیس، سردار	جمعہ دار	شدت	اشدداد	خادمائیں، نوکرانیاں	لوٹدیاں
تالاب اور نہانے کی جگہ	حوض اور حمام	امیروں کے رہنے کی جگہ	محل سرا	محل کے پیچھے کا باغ	پائیں باغ
ہم راہ، ساتھ	ہم رکاب	کئی مکانوں کا مجموعہ	کٹڑے	نیل	کرچی
قبضہ کرنے والا	متصرف	منافقین کی تعمیر کردہ مسجد	مسجد ضرار	جان دار	متنفس
کھڑی اینٹ کا فرش	کھڑنجے کا فرش	مجبوراً	چارونا چار	بے وقت کا شور	تسبیح بے ہنگام
بیمار	علیل	رات کے وقت کی نیت	نیت شب خرام	پیش بندی	دفع دخل
دل کی دھڑکن	اختلاج قلب	آرام	استراحت	دل کی بیماری	خفقان کا عارضہ
ناگوار	ناملائم	بے ہوشی	غشی	بیماری	روگ
بھوک کا دیو	دیو اشتہا	بھوک پر دانت کھانا	بھوک سہارنا	جان بوجھ کر	قصداً
دانے بھوننے کی بھٹی	بھٹا	آدھے پیسے کا	دھیلے کا	انا ج بھوننے والا	بھڑ بھونجے
پیشا	بسنقی	بادشاہ کے کھانے میں	حضور والا کا خاصہ	دھیمی خوش بو	سوندھی سوندھی
ہمدرد	مونس	سونے کا کمر	خلوت خانہ	میلا، گندہ	کثیف
جدا، الگ	متکلف	وہ نظم جس میں بُرائی بیان کی گئی ہو	ہجو	صبح سویرے	گجر دم
بات بنانا	خن سازی	ذرا سا	شمہ	بھاگ گیا	چمپت ہوا
رئیس کی جمع، امیر لوگ	رؤسا	لے پالک	متنبی	شک	احتمال
اعتراض کرنے والا	معترض	مستقبل مزاجی	استقبال مزاجی	راکاوٹیں	رخنہ اندازیاں
بُری حالت	بیت کدائی	لیپ	مظاہر	راکھ	بھبھوت
طاقت وراپنی بات منوا لیتا ہے	زبردست کا ٹھیکہ گاسریر	فورا	چشم زدن میں	ہچکچاہٹ	تامل
یقین	باور	خاندانی سلسلہ	حسب نسب	تھانہ	کوٹوالی
طرح طرح کے کھانے	الوان نعت	دہلی کا ایک بلند مینار	قطب صاحب	شہرت	شہرہ

شعری کہانی	مثنوی	وہ نظم جس میں کسی کی تعریف کی گئی ہو	قصیدہ	نصیحت حاصل کرنا	تنبیہ پہنچانا
اگرچہ	ہرچند	اپنی تعریف کرنا	خود ستائی	آدھاپیہ	ڈھیلہ
اپنے آپ کو پسند کرنا	خود پسندی	کئی، بہت سے	متعدد	غریب پروری	بندہ نوازی
جھوٹی تعریف	خوشامد	مرتے وقت چھوڑی ہوئی جائیداد	ترکہ	بے فکر ہو کر سونا	لمبی تان کر سونا
شوق	لگن	جسم	ذیل	سچا	راخ
جواب غائب	جواب ندارد	دامن بچانا	کترانا	عیب، برائیاں	عیوب
جائیداد	ملک	بیٹھک	دیوان خانہ	قصہ، کہانی	ماجرا
کھٹکھٹانا	دستک دینا	ایک پرندے کا نام	ابابیل	دامن بچانا	کنارہ کش ہونا
شان و شوکت	جاہ و حشمت	خزانہ، گودام	گنج	دھس گانا کرنا	مذکورہ
سینکڑوں	صد ہا	چاند	ماہتاب	ذکر	تذکرہ
چکنی چٹری باتیں کرنا	چاہ پز بانی	شوخی سے	بے باکانہ	کھانے کی چیزیں	ماکولات
حد درجے کی	غایت درجے کی	غصہ	طیش	فعل کی جمع، کام	افعال
بے اجر	بے بہرہ	مسخرہ	ظریف	خوب صورت	سڈول
مطیع کرنا	زیر کرنا	سخت بھوک لگنا	آنتوں کا قتل اللہ	بالکل	مطلق
پھل لانا	بار آور ہونا	ظلم ہونا	تیر ستم چلنا	عمدہ تراشے ہوئے	خوش قطع
کانٹ چھانٹ	قطع و برید	شعر کہنا	شعر گوئی	مرد لالچ کرتے ہیں	دندان آرتیز ہیں
شدید	تکلیف	پاگل، دیوانہ	سڑی	بے باکانہ باتیں کرنا	چیز چبانا
نئے خیالات	افکار تازہ	جان پہچان	تعارف	حالت تبدیل ہونا	قلب ماہیت
--	--	بھرا ہوا	محمک	پیٹ کا دوزخ	دوزخ شکم

پیرا گراف کی تشریح

پیرا گراف 1: کلیم نے جو مسجد میں آکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ نہایت پرانی چھوٹی سی مسجد ہے، مسجد ضرائح کی طرح ویران وحشت ناک۔ نہ کوئی حافظ ہے، نہ طالب علم، نہ مسافر۔ ہزار ہا چمکاؤں اس میں رہتی ہیں کہ ان کی تسبیح بے ہنگام سے کان کے پردے پھٹے جاتے ہیں۔ فرش پر اس قدر پیٹ پڑی ہے کہ بجائے خود کھڑے کافر بن گیا ہے۔ مرزا کے انتظار میں چاروں چار اسی مسجد میں ٹھہرنا پڑا۔ مرزا آئے بھی تو اتنی دیر کے بعد کہ کلیم مایوس ہو چکا

تھا۔ قبل اس کے کہ کلیم شکایت کرے مرزا صاحب بطور دفعِ دخل مقدر فرمانے لگے کہ بندے کے گھر میں کئی دن سے طبیعتِ علیل ہے۔ خفقان کا عارضہ، اختلاجِ قلب کا روگ ہے۔ اب جو میں آپ کے پاس سے گیا تو ان کو غشی میں پایا۔ اسی وجہ سے دیر ہوئی۔ پہلے تو یہ فرمائیے کہ اس وقت بندہ نوازی فرمانے کی کیا وجہ ہے۔ کلیم نے باپ کی طلب، اپنا انکار، بھائی کی التجا، ماں کا اصرار تمام ماجرا کہہ سنایا۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان : کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ

مصنف کا نام : ڈپٹی نذیر احمد

ماخذ : توبۃ النصوح

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ویران	اُجاڑ	وحشت ناک	خوف ناک	چمگا دڑ	ایک کا لے رنگ کا بد نما سا پرندہ جو رات کو نظر آتا ہے۔
تبیخ بے ہنگام	بے موقع کی تکرار	کھڑے کافر	کھڑی اینٹ کافر	علیل	بیمار
خفقان کا عارضہ	دل کی دھڑکن	--	--	--	--

سیاق و سباق:

کلیم شہر کے رئیس کا بیٹا ہے۔ ایک رات اپنے گھر والوں سے لڑ جھگڑ کر اپنے دوست صاحب مرزا ظاہر دار بیگ کی محل سرا پہنچا تو پتہ چلا وہ بیچھے اُپلوں کی ٹال کے پاس رہتا ہے۔ مرزا اُسے گھر کی بجائے قریبی ویران سی مسجد میں بٹھرانے لے گیا۔ کھانے میں اسے سوکھے پننے کھلا کر اور گندی سی دری اور تکیہ بھیج کر غائب ہو جاتا ہے۔ اگلی شام تک کلیم اس کا انتظار کرتا رہا۔ جب وہ نہ آیا تو سیدھا اس کے گھر پہنچا۔ گھر والوں نے دری اور تکیہ مانگنے کا تحاشا کیا تو کلیم بھاگ نکلا مگر زبردست بیگ نے چور سمجھ کر کوتوالی کے حوالے کر دیا۔ کلیم نے اپنا تعارف کروایا تو کوتوالی کو یقین نہ آیا کیوں کہ وہ کپڑوں اور خچے سے مفلوک الحال معلوم پڑتا تھا۔ کوتوالی نے کہا کہ ابھی رات ہے حوالات میں رکھو صبح اس کے باپ کے پاس لے جانا اگر وہ مان لے تو ٹھیک ورنہ حوالات میں واپس لے آنا۔

تشریح:

مرزا ظاہر دار بیگ کلیم کو ایک پرانی سی مسجد میں چھوڑ گیا جو مسجد ضرار مدینہ کی طرح لگتی تھی جسے مدینہ کے منافقین نے اسلام کو زک پہنچانے کے لیے بنوائی تھی۔ مگر نہ تو وہاں کوئی حافظ قرآن تھا، نہ مولوی اور نہ ہی طالب علم۔ کلیم کو لگا کہ وہ مسجد بھی اسی طرح کی تھی جہاں ہزاروں چمگا دڑوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے جس کے شکر سے گان پھٹے بجا رہے تھے۔ فرش پر پرندوں کی اتنی بیٹیں تھیں کہ وہ کھڑی اینٹ کافر معلوم پڑتا تھا۔ کلیم مجبوراً مرزا کے انتظار میں بیٹھا رہا۔ بہت دیر بعد جب مرزا آیا تو قبل اس کے کہ کلیم پہلے اپنا شکوہ کرتا مرزا فورا گویا ہوا کہ میری بیوی کئی دنوں سے بیمار ہے اسے دل کے بہت تیزی سے دھڑکنے کی بیماری ہے۔ یہاں سے اب جو میں گھر گیا تو وہ وہاں بے ہوش پڑی تھی اس لیے مجھے دیر ہو گئی۔ ہاں! تو اب فرمائیے کہ اس وقت مجھے عزت دینے کی کیوں تکلیف فرمائی۔ جواب میں کلیم نے اپنے باپ کی خواہش، ماں کا اصرار اور بھائی کی التجا سب کہانی کہہ سنائی۔

ہیرا گراف 2:

ابھی کلیم کچھ کہنے بھی نہیں پایا تھا کہ مرزا جلدی سے اُٹھ باہر گئے اور چشم زدن میں چنے بھنوا لائے۔ مگر دھیلے کا کڑہ کر گئے تھے، یا تو کم کے لائے یا راہ میں دو چار پھٹکے لگا لیے، اس واسطے کہ کلیم کے روبرو دو تین مٹھی چنے سے زیادہ نہ تھے۔ یار، ہو تم بڑے خوش قسمت کہ اس وقت بھاڑ مل گیا۔ ذرا، واللہ ہاتھ تو لگاؤ، دیکھو تو کیسے بھٹلس رہے ہیں اور سوندھی سوندھی خوش بو بھی عجیب و غریب ہے کہ بس بیان نہیں ہو سکتا۔ تعجب ہے کہ لوگوں نے

خس اور مٹی کا عطر نکالا مگر بھٹنے ہوئے چنوں کی طرف کسی کا ذہن منتقل نہیں ہوا۔ کوئی فن ہو، کمال بھی کیا چیز ہے۔ دیکھیے، اتنی تو رات گئی ہے مگر چھدا می کی دکان پر بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ بندے نے کیا تحقیق بنانا ہے کہ عطر ہوا لائے خاصے میں چھدا می کی دکان کا چنا بلاناغہ لگ کر جاتا ہے۔ اور واقعی میں آپ ذرا غور سے دیکھیے، کیا کمال کرتا ہے کہ بھٹنے میں چنوں کو سڈول بنا دیتا ہے۔ بھیڑ میں میرے سر کی قسم سچ کہنا، ایسے خوب صورت، خوش قطع، سڈول پننے تم نے پہلے بھی کبھی دیکھے تھے؟ دال بنانے میں اس کو یہ کمال حاصل ہے کہ کسی دانے پر خراش تک نہیں، ٹوٹنے لگانے کا کیا اندک اور دانوں کی رنگت دیکھیے۔ کوئی بستی ہے کوئی پستی غرض دونوں رنگ خوش نما۔ یوں تو صد ہا قسم کے غلے اور پھل زمین سے اُگتے ہیں لیکن چنے کی لذت کو کوئی نہیں پاتا۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بھاڑ	چٹنے بھونکنے کی بھٹی	واللہ	خدا کی قسم	چشم زدن	آنکھ جھپکتے ہی
پھٹکے	منھی بھر کھانا	بمخلس رہے ہیں	گرم گرم ہیں	چھدا می	تام
تعب	حیرانی	خوش قطع	خوش نما	سڈول	سارٹ
خرائش	معمولی لکیر	--	--	--	--

سیاق و سباق: کلیم شہر کے رئیس کا بیٹا ہے۔ ایک دست اپنے گھر والوں سے لڑ چھوڑ کر اپنے دوست مرزا ظاہر دار بیگ کی محل سرا پہنچا تو پتہ چلا وہ پیچھے اُپلوں کی ٹال کے پاس رہتا ہے۔ مرزا اُسے گھر کی بجائے قریبی ویران سی مسجد میں ٹھہرا کر کھانا کھانے میں اسے سوکھے چنے کھلا کر اور گندی سی دری اور تکیہ بھیج کر غائب ہو جاتا ہے۔ اگلی شام تک کلیم اس کا انتظار کرتا رہا۔ جب وہ نہ آیا تو سیدھا اس کے گھر پہنچا۔ گھر والوں نے دری اور تکیہ مانگنے کا تقاضا کیا تو کلیم بھاگ نکلا مگر زبردست بیگ نے چور سمجھ کر کوٹوالی کے حوالے کر دیا۔ کلیم نے اپنا تعارف کروایا تو کوٹوالی کو یقین نہ آیا کیوں کہ وہ کپڑوں اور خلیے سے مفلوک الحال معلوم پڑتا تھا۔ کوٹوالی نے کہا کہ ابھی رات ہے حوالات میں رکھو صبح اس کے باپ کے پاس لے جانا اگر وہ مان لے تو ٹھیک ورنہ حوالات میں واپس لے آنا۔

تشریح: کلیم مزید کچھ کہتا مرزا جھٹ سے گئے اور پلک جھپکتے ہی چنے بھنوا کر لے آئے۔ کہا تو دھیلے کا تھا مگر شاید اس کے پاس پیسے نہ تھے لہذا دو تین منھی برابر چنے تھے۔ مرزا فرمانے لگے کہ یار تم بہت خوش قسمت ہو کہ اس وقت بھی بھٹی گرم تھی واللہ! ذرا ہاتھ تو لگاؤ دیکھو کتنے گرم اور خستہ ہیں۔ ان چنوں کی سوندھی سوندھی خوش بو بھی کتنی مزے دار ہے کہ منہ میں پانی آیا چاہتا ہے۔ بلکہ مجھے تو حیرت ہے کہ عطار لوگوں نے خس اور مٹی کا عرق تو نکالا ہے مگر بھٹنے چنوں کی خوش بوی طرف کیوں دھیان نہیں دیا۔ اگر اس کا عطر بنایا جائے تو کمال کی خوش بو ہو۔ اس وقت کافی رات بیت چکی ہے مگر حضور والا چھدا می کی دکان پر بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ مجھے بڑی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ آپ کے عشرت خانے میں چھدا می کا چنار دوا نہ جاتا ہے۔ تمہیں میرے سر کی قسم! بناؤ کیا ایسے خوش نما اور صاف ترشے ہوئے چنے پہلے تم نے کبھی دیکھے تھے؟ میرے خیال میں ہرگز نہ دیکھے ہوں گے۔ اور ہاں! دال بنانے میں اس کو یہ کمال حاصل ہے کہ کسی دانے پر رگڑ تک نہیں ٹوٹنے کا تو ذکر ہی فضول ہے۔ چنے کے دانوں کی رنگت تو دیکھو کوئی لڑکا ہے تو کوئی پتے جیسا ہر ادونوں خوب صورت رنگ۔ یوں تو ہماری زمین سینکڑوں قسم کے غلے اُگتی ہے مگر جو چنوں کا ذائقہ اور مزہ ہے وہ کسی اور میں کہاں!

پیرا گراف 3: تکیہ اور دری کا نام سن کر تو کلیم بہت چکرایا اور ابھی جواب دینے میں تامل تھا کہ اندر سے آواز آئی: ”مرزا زبردست بیگ! دیکھنا یہ مردو اکبیں چل نہ دے، دوڑ کر تکیہ دری تو اس سے لے لو۔“ کلیم یہ سن کر بھاگا۔ ابھی گلی کی ٹکڑ تک نہیں پہنچا تھا کہ زبردست نے ”چور چور“ کر کے جالیا۔

ہر چند کلیم نے مرزا ظاہر دار بیگ کے ساتھ اپنے حقوق معرفت ثابت کیے مگر زبردست کاٹھینے گا سر پر، اس نے ایک نہ مانی اور پکڑ کر کوتوالی لے گیا۔ کوتوال نے سرسری طور پر دونوں کا بیان سنا اور کلیم سے اس کا حسب نسب پوچھا۔ ہر چند کلیم اپنا بتانے میں جھینپتا تھا مگر چارونا چار اس کو بتانا پڑا۔ لیکن اس کی حالت ظاہری ایسی ابتر ہو رہی تھی کہ اس کا سچ بھی جھوٹ معلوم ہوتا تھا۔ کوتوال نے سن کر بھی کہا کہ میاں! نصوص جن کو تم اپنا والد بتاتے ہو، میں ان کو خوب جانتا ہوں اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ ان کے بڑے بیٹے کا یہی نام ہے جو تم نے اپنا بیان کیا ہے۔ محلے کا پتا اور گھر کا نشان بھی جو تم نے کہا، سب ٹھیک ہے۔ مگر کلیم تو ایک مشہور و معروف آدمی ہے۔ آج شہر میں اس کی شاعری کی دھوم ہے۔ تمہاری یہ حیثیت کہ ننگے سر، ننگے پاؤں، بدن پر کچھڑ تھپی ہوئی۔ مجھ کو باور نہیں ہوتا۔ ان کو حوالات میں رکھو۔ صبح ہو تو میں ان کے والد کو بلاؤں تو ان کے بیان کی تصدیق ہو۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
متامل	جھجک	مردوا	بھلا مانس	ہر چند	بہر طور۔ کتنا ہی
حقوق معرفت	جان پہچان کا حق	کوتوالی	پولیس اسٹیشن	کوتوال	بڑا افسر
حسب نسب	خاندانی سلسلہ	جھینپنا	شرمندگی محسوس کرنا	چارونا چار	جب کوئی اور حل نہ ہو
باور	اعتماد۔ بھروسہ	--	--	--	--

سیاق و سباق: کلیم شہر کے رئیس کا بیٹا ہے۔ ایک رات اپنے گھر والوں سے لڑ جھگڑ کر اپنے دوست مرزا ظاہر دار بیگ کی محل سرا پہنچا تو پتہ چلا وہ پیچھے آپلوں کی ٹال کے پاس رہتا ہے۔ مرزا اُسے گھر کی بجائے قریبی ویران سی مسجد میں ٹھہرانے لے گیا۔ کھانے میں اسے سوکھے پنے کھلا کر اور گندی سی دری اور تکیہ بھیج کر غائب ہو جاتا ہے۔ اگلی شام تک کلیم اس کا انتظار کرتا رہا۔ جب وہ نہ آیا تو سیدھا اس کے گھر پہنچا۔ گھر والوں نے دری اور تکیہ مانگنے کا تقاضا کیا تو کلیم بھاگ نکلا مگر زبردست بیگ نے چور سمجھ کر کوتوالی کے حوالے کر دیا۔ کلیم نے اپنا تعارف کروایا تو کوتوالی کو یقین نہ آیا کیوں کہ وہ کپڑوں اور خلیے سے مفلوک الحال معلوم پڑتا تھا۔ کوتوالی نے کہا کہ ابھی رات ہے حوالات میں رکھو صبح اس کے باپ کے پاس لے جانا اگر وہ مان لے تو ٹھیک ورنہ حوالات میں واپس لے آنا۔

تشریح: مرزا کے گھر پہنچ کر جب کلیم نے مرزا کے بارے میں پوچھا تو اندر سے تکیہ اور دری کے بارے میں پوچھا گیا تو کلیم ابھی جواب دینے میں جھجک ہی رہا تھا کہ آواز آئی مرزا زبردست بیگ دیکھو یہ بھلا مانس کہیں بھاگ نہ جائے اس سے تکیہ اور دری تو لو۔ کلیم یہ سنتے ہی بکٹ بھاگا۔ لیکن گلی کی کڑ تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ زبردست نے چور چور کہہ کر پکڑ لیا۔ کلیم نے بہتیرا اپنی دوستی کا بتایا مگر اس نے ایک نہ سنی اور پکڑ کر پولیس اسٹیشن لے گیا۔ بڑے افسر نے دونوں کا بیان سنا اور کلیم سے اس کے خاندانی سلسلے کا پوچھا۔ کلیم نے شرمندہ شرمندہ اپنے باپ کے بارے میں بتایا لیکن اس کی ظاہری بُری حالت دیکھ کر افسر نے کہا: ”میاں جن کو تم اپنا والد بتاتے ہو انھیں میں خوب جانتا ہوں اور ان کے بڑے بیٹے کا نام بھی کلیم ہی ہے مگر وہ تو ایک نامور شاعر ہے۔ شہر میں اس کی شاعری کی دھوم مچی ہے، مگر تمہارے ننگے سر، ننگے پاؤں دیکھ کر مجھے بھروسہ نہیں ہوتا۔“ یہ کہہ کر اس نے سپاہی سے کہا: ”ان کو حوالات میں رکھو صبح میں ان کے والد کو بلاؤ اور پوچھوں گا اگر ان کے بیان کی تصدیق ہو تو اسے چھوڑ دینا۔“

- ۱۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔
- (i) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو جس مسجد میں ٹھہرایا وہ تھی:
- (الف) آباد اور ہڈ رونق (ب) کشادہ اور خوش گوار (ج) تنگ و تاریک (د) ویران اور وحشت ناک ✓
- (ii) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو بتایا کہ آج اُن کی بیوی ہے شدید:
- (الف) علیل ✓ (ب) غصے میں (ج) فکرمند (د) دباؤ میں
- (iii) مرزا ظاہر دار بیگ نے کہا کہ آپ کو میری نسبت سخن سازی کا احتمال ہوتا ہے:
- (الف) سخت غصہ کی بات (ب) سخت تعجب کی بات ✓ (ج) تشویش ناک بات (د) سخت حیرت کی بات
- (iv) مرزا ظاہر دار بیگ نے مجھے ہوئے چنے کلیم کو بتا کر کھلائے:
- (الف) لذیذ پرائے (ب) مزے دار مٹھائی (ج) گھی کی تلی دال ✓ (د) بیسنی روٹی
- (v) مرزا ظاہر دار بیگ جو چنے لے کر آئے، وہ تھے:
- (الف) ایک مٹھی ✓ (ب) دو تین مٹھی (ج) ایک پاؤ (د) آدھی سیر
- (vi) کلیم کے پیچھے جو شخص بھاگا، اس کا نام تھا:
- (الف) مرزا ظاہر دار بیگ (ب) مرزا زبردست بیگ ✓ (ج) مرزا طاقت ور بیگ (د) مرزا جان دار بیگ

جواب

(i)	(د)	(ii)	(الف)	(iii)	(ب)	(iv)	(ج)	(v)	(الف)	(vi)	(ب)
-----	-----	------	-------	-------	-----	------	-----	-----	-------	------	-----

۲۔ سبق ”کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ“ کے متن کے مطابق سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) سبق ”کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ“ ڈپٹی نذیر احمد کے کس ناول سے مستعار ہے؟

جواب: سبق ”کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ“ ڈپٹی نذیر احمد کے مشہور ناول ”توبۃ النصوح“ سے مستعار ہے۔

(ب) مرزا ظاہر دار بیگ کا مکان کہاں واقع تھا اور کیسا تھا؟

جواب: مرزا ظاہر دار بیگ کا مکان چھوٹا اور کچا تھا اور جمعہ اور جمعہ کی محل سرائے کے سین پچھواڑے اُپلوں کی ٹال کے برابر میں تھا۔

(ج) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو ایک رات کے لیے کس جگہ ٹھہرایا؟

جواب: مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو رات کے لیے مسجد ضرار جو مدینہ میں منافقین نے بنوائی تھی اور وہاں تھا اسی طرح کی اُجاڑ اور وحشت ناک سی مسجد میں ٹھہرایا۔

(د) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو رات کا کھانا کس طور پر کھلایا؟

جواب: مرزا ظاہر دار بیگ نے رات کے کھانے کے طور پر فقط مٹھی بھر بھنے ہوئے چنے کھلائے اور اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے۔

(د) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو اپنے بارے میں کیا بتایا تھا اور وہ کیا نکلا؟

جواب: مرزا ظاہر دار بیگ نے اپنے آپ کو رئیس زادہ ظاہر کیا تھا اور جعفر صاحب کا بیٹا بتایا تھا کہ جس کی بہت سی محل سرائیں، دیوان خانے، دکانیں ہیں۔ لیکن اصل حقیقت میں وہ نکلا نکلا جس کے پلے کچھ بھی نہیں تھا۔

(و) جب مرزا زبردست بیگ کلیم کے پیچھے بھاگا تو کلیم کس جلیے میں تھا؟

جواب: جب مرزا زبردست بیگ کلیم کے پیچھے بھاگا تو اُس کی حالت کچھ ایسی تھی: رات بھر ویران مسجد کے صحن میں پڑا رہنے سے چمکادڑوں کی بیٹ اور ڈھیری گرد اس کے بدن پر تھپی پڑی تھی جس کی وجہ سے وہ انسان کی بجائے بھتہ لگ رہا تھا۔

۳۔ اعراب کی مدد سے ان الفاظ کا درست تلفظ واضح کریں۔

اپلوں سوندھی شہ متصرف متنفس خفقان حشمت محض اشداد سخن سازی
جواب: اُپلوں سوندھی شہ متصرف متنفس خفقان حُشمت مُحض اِشداد سُخن سازی

۳۔ درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں۔

اپنے تئیں قلب مابیت ہیئت کدائی دیواشتہا اختلاج قلب
حقوق معرفت مرغ نو گرفتار سخن سازی چارونا چار تسبیح بے ہنگام

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
عجالت پہچان کے حقوق	حقوق معرفت	خود کو	اپنے تئیں
نیا قید ہوا پرندہ	مرغ نو گرفتار	کسی شے کی حقیقت	قلب مابیت
باتیں بنانا	سخن سازی	مکروہ حالت	ہیئت کدائی
مجبوری سے	چارونا چار	بھوک کا جن	دیواشتہا
بے وقت کا شور	تسبیح بے ہنگام	دل کی تیز چلتی ہوئی دھڑکن	اختلاج قلب

۵۔ درج ذیل میں سے لفظ منتخب کر کے سبق کے متن کے مطابق جملے مکمل کریں۔

بندہ نوازی اپنے تئیں علیل ہم رکاب سخن سازی سڈول ماہتاب شہ

(الف) _____ بہت بنائے سنوارے رہا کرتے ہیں۔

(ب) _____ میں ذرا کپڑے پہن آؤں تو آپ کے _____ چلوں۔

(ج) _____ بندے کے گھر میں کئی دن سے طبیعت _____ ہے۔

(د) _____ یہ فرمائیے کہ اس وقت _____ فرمانے کی کیا وجہ ہے؟

(و) _____ میں اُس جاہ و حشمت کا ایک _____ بھی نہیں دیکھتا۔

(و) _____ آپ کو میری نسبت _____ کا احتمال ہونا سخت تعجب کی بات ہے۔

(ز) _____ تھوڑی دیر صبر کیجیے کہ _____ نکلا چلا آتا ہے۔

(ح) _____ بھننے میں چنوں کو _____ بنادیتا ہے۔

جواب

(الف)	اپنے تئیں	(ب)	ہم رکاب	(ج)	علیل	(د)	بندہ نوازی	(ه)	شمہ
(و)	خن سازی	(ز)	ماہتاب	(ح)	سدول				--

روزمرہ اور محاورہ

• روزمرہ: روزمرہ اُس بول چال اور اسلوب بیان کو کہتے ہیں جو خاص اہل زبان استعمال کرتے ہیں۔ اس میں قیاس کو دخل نہیں بلکہ سماعت پر دار و مدار ہے۔ مثلاً: بلاناغہ پر قیاس کر کے اس کے بجائے بے ناغہ اور روز روز کی جگہ دن دن نہیں کہا جاسکتا کیوں کہ اہل زبان کے یہاں یہ الفاظ بول چال میں اس طرح کبھی نہیں آتے۔

• محاورہ: محاورہ بھی روزمرہ کی طرح اہل زبان کا اسلوب بیان ہی ہے مگر محاورے میں کم از کم دو الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک لفظ عموماً مصدر ہوتا ہے اور جملے میں اس مصدر کے تمام مشتقات استعمال کیے جاسکتے ہیں مگر محاورہ ہمیشہ اپنے مجازی معنی دیتا ہے اور اس میں اردو کے قیاس تبدیل کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ جیسے: ٹل کھلانا ایک محاورہ ہے اس کی جگہ ہم بھول کھلانا نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح گھوڑے بچ کر سونا کی جگہ گھوڑے خر دوخت کر کے سونا ہرگز درست نہ ہوگا۔

نوٹ: یاد رہے کہ اردو میں روزمرہ اور محاورے کے حوالے سے ذہنی انداز میں زبان کو سند کی حیثیت حاصل ہے۔

۶۔ درج ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

واویلا مچنا آنکھ لگنا چکرا جانا استغفار کرنا تنبیہ پکڑنا چپت ہونا دھوم ہونا آنتوں کا قل ہواللہ پڑھنا

جملے	محاورے	جواب:
بھوک کے مارے چھوٹے بچے نے واویلا مچا دیا۔	واویلا مچنا	
میں بس ذرا دم کو بیٹھی ہی تھی کہ آنکھ لگ گئی۔	آنکھ لگنا	
اُونچائی دیکھ کر اس کا سر چکرا گیا۔	چکرا جانا	
ہمیں اپنی کوتاہیوں پر استغفار کرنا چاہیے۔	استغفار کرنا	
افسوس! تم نے اپنے غلط کاموں سے کوئی تنبیہ نہ پکڑی۔	تنبیہ پکڑنا	
چور میری سائیکل کے کرچپت ہو گیا۔	چپت ہونا	
شہر میں نئے ڈاکٹر کی بڑی دھوم ہے۔	دھوم ہونا	
بھوک سے میری آنتیں قل ہواللہ پڑھ رہی تھیں۔	آنتوں کا قل ہواللہ پڑھنا	

سرگرمیاں:

• مختلف بچوں کو سبق میں آنے والے کرداروں خصوصاً اردو زبان کے دور سیاحوں کو کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ کا کردار اور ایک مستعد بچے کو مرزا زبردست بیگ کا کردار دے کر یہ سبق مکالماتی انداز میں بلند آواز میں پڑھیں۔

کلاس کے تمام بچے 'بڑوں کا احترام' کے موضوع پر ایک مضمون لکھیں، جس کا مضمون اول آئے اُسے چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کیا جائے۔

شارات تدریس:

- ۱۔ اساتذہ طلبہ کو داستان اور ناول کا فرق بتائیں اور اردو ناول کی ابتدائی صورت سے آگاہ کریں۔
 - ۲۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ ڈپٹی نذیر احمد کے تمام ناول اصلاحی ہیں اور ان کے ناولوں کے کردار کے نام اسم با مشی ہیں۔
 - ۳۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ تمام لوگ ڈپٹی نذیر احمد کی زبان کو مستند مانتے ہیں اور ان کے روزمرہ اور محاورے کے آگے سب سر جھکاتے ہیں۔
 - ۴۔ طلبہ کو ڈپٹی نذیر احمد کی دیگر تصانیف کا تعارف کرائیں۔
 - ۵۔ اساتذہ بچوں کو تلقین کریں کہ جب وہ 'بڑوں کا احترام' کے موضوع پر مضمون لکھیں تو اپنے مضمون میں یہ حدیث ضرور درج کریں:
حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی توقیر نہیں کرتا۔" (مشکوٰۃ شریف، صفحہ: ۴۲۳)
- اور بچوں کو نصیحت کریں کہ وہ زندگی بھر اپنا رویہ یہی رکھیں اور اس حوالے سے ڈپٹی نذیر احمد کے ناول: "توبۃ النصوح" کا حوالہ دیں کہ جب کلیم نے اپنے والد نصوح کی باتوں پر کان نہیں دھرا تو اس کو کس کس طرح سے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔

اضافی معروضی سوالات

- (1) "کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ" کے مصنف ہیں: (الف) سر سید احمد خان (ب) فاروق سرور (ج) ڈپٹی نذیر احمد ✓ (د) سلیمان ندوی
- (2) یہ کہانی ماخذ ہے: (الف) بنات القش (ب) توبۃ النصوح ✓ (ج) مراۃ العروس (د) ابن الوقت
- (3) کلیم مرزا ظاہر دار بیگ کو ملنے پہنچا _____ کی محل سرا میں: (الف) رئیس کی (ب) راجا کی (ج) جمعدار کی ✓ (د) نواب اچمن کی
- (4) مرزا ظاہر دار بیگ گھر سے باہر آیا پہن کر: (الف) دھوئی (ب) شلوار (ج) چٹلون (د) جاکتیا ✓
- (5) مرزا ظاہر دار بیگ نے کلیم کو ٹھہرایا: (الف) دیوان خانے میں (ب) پرانی مسجد میں ✓ (ج) سرائے میں (د) اپنے گھر میں
- (6) جس مسجد میں کلیم ٹھہرا تھا اس کی مثال تھی: (الف) مسجد سلطان جیسی (ب) مسجد کراچی جیسی (ج) مسجد نزار جیسی ✓ (د) فیصل مسجد جیسی
- (7) مرزا ظاہر دار بیگ نے بتایا کہ اس کی بیوی کو عارضہ ہے: (الف) ملیر یا کا (ب) جگر کا (ج) خفقان کا ✓ (د) بے خوابی کا

(8) کلیم نے وجہ اندھیرا مرزا سے تقاضا کیا ایک:

(الف) سوم بی کا (ب) چراغ کا (ج) لحاف کا (د) فانوس کا

(9) کلیم نے کھانا مانگا تو مرزا لے آیا:

(الف) بریانی (ب) حلیم (ج) چنے (د) مرغ مُسلم

(10) مرزا بدست بیک کلیم کو پکڑ کر لے گیا:

(الف) مقبرہ نور جہاں (ب) بارہ دری (ج) کوتوال (د) جامع مسجد

(11) کوتوالی نے سلیم کے ساتھ بھیجے تین:

(الف) اردلی (ب) سپاہی (ج) داروغے (د) کلرک

(12) کوتوالی نے کہا سلیم کو چھوڑ دینا اگر نصح اسے تسلیم کرے اپنا:

(الف) بمسایہ (ب) واقف کار (ج) بیٹا (د) بھائی

جواب

(ب)	(5)	(د)	(4)	(ج)	(3)	(ب)	(2)	(ج)	(1)
(ج)	(10)	(ج)	(9)	(ب)	(8)	(ج)	(7)	(ج)	(6)
--	--	--	--	--	--	(ج)	(12)	(ب)	(11)

اضافی مختصر سوالات

(1) ڈپٹی نذیر احمد کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: ڈپٹی نذیر احمد ۱۸۳۶ء کو بجنور کے ایک چھوٹے سے گاؤں ”ریڑھ“ میں پیدا ہوئے۔

(2) ڈپٹی نذیر احمد تعلیم کے بعد کس شعبے سے وابستہ ہوئے؟

جواب: ڈپٹی نذیر احمد تعلیم مکمل کر کے گجرات کے سکول میں مدرس بھرتی ہوئے اور پھر ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہو گئے۔

(3) ڈپٹی نذیر احمد کو تحصیل دار کس وجہ سے بنایا گیا تھا؟

جواب: ڈپٹی نذیر احمد کو ایس پیٹل کوڈ کے ترجمے کی وجہ سے تحصیل دار مقرر کیا گیا، بعد میں افسر بندوبست بن گئے۔

(4) ڈپٹی نذیر احمد نے زندگی کے آخری ایام کہاں گزارے؟

جواب: ڈپٹی نذیر احمد نے زندگی کے آخری ایام دلی میں گزارے۔

(5) ڈپٹی نذیر احمد کے ناولوں کی خاص بات کیا تھی؟

جواب: ڈپٹی نذیر احمد کے ناولوں کی خاص بات ان کا وہ اصلاحی انداز ہے جس سے انھوں نے مشرقی، دینی اور معاشرتی اصلاح کا کام لیا۔

(6) ڈپٹی نذیر احمد کی تحریروں کی زبان کیسی تھی؟

جواب: ڈپٹی نذیر احمد تحریروں کی زبان عوامی ہونے کے ساتھ ساتھ علمی بھی تھی انھیں عورتوں کے مخصوص محاورات پر خاص دسترس حاصل تھی۔

- (7) اُردو کے پہلے ناول نگار کا نام کیا ہے؟
 حجاب: اُردو کے پہلے ناول نگار ڈپٹی نذیر احمد ہیں۔
- (8) ڈپٹی نذیر احمد کے چند مشہور ناولوں کے نام بتائیں۔
 حجاب: ڈپٹی نذیر احمد کے مشہور ناولوں میں ”مراۃ العروس، بنات النعش، توبۃ النصوح، فسانۃ جنتا اور ابن الوقت“ شامل ہیں۔
- (9) کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ میں دوستی کیسے ہوئی؟
 حجاب: کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ ایک مشاعرے میں ملاقات کے بعد مرزا صاحب کلیم کے مکان پر باقاعدہ آنے لگے۔ اس طرح ان کے درمیان گہری دوستی ہو گئی۔
- (10) مرزا ظاہر دار بیگ نے اپنے بارے میں کلیم کو کیا بتایا تھا؟
 حجاب: مرزا ظاہر دار بیگ نے اپنے بارے میں بتایا تھا کہ وہ جعدار کا وارث اور مختار ہے۔ اس لیے اس کے پاس محل سرا، دیوان خانے اور نوکر چاکر سب موجود ہیں۔
- (11) کلیم گھر سے نکل کر کس جگہ مرزا ظاہر دار بیگ کی طرف کیوں گیا؟
 حجاب: کلیم کو غلط فہمی تھی کہ وہ محل سرا اور دیوان خانوں کا مالک ہے، لہذا وہ اس کے گھر رہنے چلا گیا۔
- (12) مرزا ظاہر دار بیگ کا مکان کیسا تھا؟
 حجاب: مرزا ظاہر دار بیگ کا مکان اُپلوں کے ٹال کے برابر چھوٹا سا اور نہایت خستہ حال تھا۔
- (13) ظاہر دار کس حلیے میں گھر سے باہر آیا؟
 حجاب: کلیم کے آواز دینے پر ظاہر دار تنگ دھڑنگ جا نگیں پہنے باہر آیا۔
- (14) کلیم جس مسجد میں سویا اس کی کیا حالت تھی؟
 حجاب: کلیم جس مسجد میں سویا وہ ایک چھوٹی اور پرانی سی مسجد تھی۔ نہ کوئی ملا تھا اور نہ ہی کوئی طالب علم یا مسافر۔ ہر طرف چگاڑیں اُڑ رہی تھیں۔
- (15) مسجد میں کلیم کی طبیعت کس وجہ سے گھبرا رہی تھی؟
 حجاب: اندھیرے کی وجہ سے کلیم کی طبیعت گھبرا رہی تھی۔ اس لیے اس نے ظاہر دار سے کہا کہ چراغ بھیج دینا۔
- (16) چراغ لانے کی بجائے ظاہر دار نے کلیم سے کیا کہا؟
 حجاب: ظاہر دار نے کہا کہ اگر چراغ چلے گا تو اس پر چڑھنے اور بائبلیں آئیں گی۔ لہذا چراغ رہنے دیجیے ابھی کچھ ہی دیر میں چاند نکل آئے گا۔
- (17) کلیم نے بے غیرت بن کر ظاہر دار سے کیا کہا؟
 حجاب: کلیم چونکہ بھوکا تھا اور ظاہر دار بیگ نے کھانے کے بارے میں نہیں پوچھا لہذا کلیم نے بے غیرت بن کر خود ہی اسے کھانے کا کہہ دیا۔
- (18) ظاہر دار کلیم کے کھانے کے لیے کیا لایا؟
 حجاب: ظاہر دار کلیم کے کھانے کے لیے چھدا می بھڑ بھونجے سے چنے بھنوا لایا اور لگا چنوں کی تعریف کے پل باندھنے۔
- (19) کلیم کو چنے زیادہ مزے دار کیوں لگے؟
 حجاب: کلیم بہت بھوکا تھا، اس لیے اسے چنے زیادہ مزے دار معلوم ہوئے۔

(20) مرزا ظاہر دار نے کلیم کے لیے کیسا بستر بھیجا؟

جواب: مرزا نے کلیم کے لیے ایک میلی سی دری اور ایک کثیف سا تکیہ بھیجا۔

(21) کلیم مرزا کے گھر سے کیا لینا چاہتا تھا؟

جواب: کلیم چاہتا تھا کہ اسے ملے ہاتھ دھونے کے لیے پانی مل جائے اور کوئی پرانی جوتی اور ٹوپی تاکہ گلی میں چلنے کے قابل ہو سکے۔

(22) مرزا کے گھر والوں نے کلیم سے کیا کہا؟

جواب: مرزا کے گھر والوں نے کہا کہ مرزا تو قطب صاحب چلے گئے ہیں۔ انھوں نے دری اور تکیے کا پوچھا اور ساتھ ہی زبردست بیگ سے کہا کہ اسے پکڑ لو کہیں بھاگ نہ جائے۔

(23) زبردست بیگ کلیم کو پکڑ کر کہاں لے گیا؟

جواب: زبردست بیگ کلیم کو پکڑ کر سیدھا کوتوالی لے گیا۔

(24) کوتوال کلیم کی بات پر یقین کیوں نہیں کر رہا تھا؟

جواب: کلیم کی ظاہری حالت اتنی مخدوش تھی کہ کسی کو بھی اس کی بات پر یقین نہ تھا کہ وہ نصوص کا بیٹا ہے۔

(25) کوتوال نے سپاہیوں کو کیا نصیحت کی؟

جواب: کوتوال نے کہا کہ جا کر میاں نصوص سے پوچھیں۔ اگر وہ کلیم کو اپنا بیٹا مانیں تو وہیں چھوڑ آنا ورنہ لا کر حوالات میں بند کر دینا۔

(26) کلیم پولیس کے ہتھے کیسے چڑھا اور اسے نجات کیسے ملی؟

جواب: کلیم مرزا کو زبردست بیگ نے پکڑ کر کوتوال کے حوالے کر دیا۔ سپاہی اسے میاں نصوص کے پاس لے گئے یوں باپ کی شناخت پر اسے نجات ملی۔